

اصلاح معاشرہ سلسلہ اشاعت نمبر۲

اصلاح معاشرہ

اور

ہماری ذمہ داریاں

حضرت مولانا مفتی ابوالقاسم صاحب نعمانی دامت برکاتہم

مہتمم دارالعلوم دیوبند

شائع کردہ:

دفتر اصلاح معاشرہ کمیٹی دارالعلوم دیوبند

بسم اللہ الرحمن الرحیم

صالح معاشرہ کی تشکیل

ہر مسلمان مرد وعورت کی ذمہ داری ہے کہ ایمان وعقیدہ کی درستگی کے ساتھ خود بھی نیک اعمال کا خوگر ہو، برائیوں سے پرہیز کرے اور دوسروں کو بھی صالح بنانے کی کوشش کرے، اچھائیوں کو پھیلانے اور برائیوں کو مٹانے کی فکر اور جد وجہد کرے۔

☆ اللہ جل شانہ نے قرآن پاک میں اس امت کا تعارف کراتے ہوئے فرمایا:

"کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ" (سورہ آل عمران: ۱۱۰)

تم لوگ بہترین امت ہو جو لوگوں کو نفع رسانی کے لئے پیدا کی گئی ہے، تم اچھائی کا حکم دیتے ہو اور برائی سے روکتے ہو اور خود بھی ایمان والے ہو۔

☆ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ" (بخاری)

تم سب ذمہ دار ہو اور تم سب سے اپنے ماتحتوں کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔

ان سب ارشادات سے معلوم ہوا کہ ہر مسلمان کی پہلی ذمہ داری یہ ہے کہ اپنے ایمان اور عقیدہ کی درستگی کے ساتھ اپنے اعمال، اخلاق، عادات اور معاملات کو شریعت وسنت کے مطابق بنانے کی کوشش کرے لیکن صرف اپنے ایمان اور اعمال کی فکر کافی نہیں بلکہ درجہ بدرجہ اپنے اہل خانہ، اہل وعیال، اہل محلّہ، اہل شہر بلکہ تمام لوگوں کو نیکی کی راہ پر لانے کی فکر کرے۔ اللہ تعالیٰ نے سورہ "والعصر" میں زمانے کی قسم کھا کر فرمایا ہے کہ تمام انسان خسارے اور نقصان میں ہیں، سوائے ان کے جو ایمان والے ہوں، اچھے کام کریں، آپس میں ایک دوسرے کو صحیح بات کی تلقین کریں اور آپس میں ایک دوسرے کو صبر واستقامت کی تاکید کریں۔

ایمان کا ادنیٰ درجہ

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”مَنْ رَأَی مِنکُمْ مُنکَرًا فَلْیُغَیِّرْہُ بِیَدِہٖ فَإِنْ لَمْ یَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِہٖ فَإِنْ لَمْ یَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِہٖ وَذٰلِکَ أَضْعَفُ الإِیمَانِ“ (مسلم شریف)

یعنی تم میں سے جو شخص بھی کسی منکر (غلط کام) کو دیکھے اسے اپنے ہاتھ سے مٹائے، اگر اس کی طاقت نہ ہو تو اپنی زبان سے نکیر کرے، اگر اس کی بھی استطاعت نہ ہو تو دل سے مٹائے یعنی دل میں برائی کو دیکھ کر کڑھن پیدا ہو اور اس برائی کو ختم کرنے کی فکر کرے، اور یہ ایمان کا ادنیٰ درجہ ہے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ اس سے نیچے ایمان کا معمولی درجہ بھی نہیں ہے۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ یہ ذمہ داری بلا امتیاز ہر امتی کی ہے کہ اپنی آنکھیں کھلی رکھے۔ حالات کا جائزہ لے، اور اپنے اردگرد جہاں بھی کوئی عملی، اخلاقی برائی نظر آئے اس کو ختم کرنے کی پوری کوشش کرے۔

امر بالمعروف ونہی عن المنکر

اسی عمل کو قرآن وسنت کی زبان میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے عنوان سے بیان کیا گیا ہے، اور جگہ جگہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی تاکید فرمائی گئی ہے۔ اور اس عمل میں کوتاہی برتنے پر سخت وعیدیں بیان کی گئی ہیں۔

☆ ایک حدیث میں فرمایا گیا:

”والَّذِی نَفْسِی بِیَدِہٖ، لَتَأْمُرُوْنَّ بالْمَعْرُوفِ، وتَنْھَوُنَّ عَنِ الْمُنْکَرِ، أَوْ لَیُوشِکَنَّ اللّٰہُ أَنْ یَبْعَثَ عَلَیْکُمْ عَذَاباً مِنْ عِندِہٖ ثُمَّ لَتَدْعُنَّہٗ ولا یُسْتَجابُ لَکُمْ“ (ترمذی)

فرمایا کہ قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے تم ضرور بالضرور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتے رہو ورنہ بہت جلد اللہ تعالیٰ اپنے پاس سے تمہارے اوپر عذاب بھیجے گا پھر تم اس سے دعائیں مانگو گے اور تمہاری دعائیں قبول نہیں ہوں گی۔

☆ ایک دوسری حدیث میں ارشاد ہے:

”مَا مِنْ رَجُلٍ يَكُونُ فِي قَوْمٍ يُعْمَلُ فِيهِمْ بِالْمَعَاصِي يَقْدِرُونَ عَلَى أَنْ يُغَيِّرُوا عَلَيْهِ وَلَا يُغَيِّرُونَ إِلَّا أَصَابَكُمُ اللّٰهُ مِنْهُ بِعِقَابٍ قَبْلَ أَنْ يَّمُوتُوا“ (ابوداؤد وابن ماجہ)

فرمایا کہ جو شخص بھی ایسی قوم میں ہو جن میں گناہ کئے جارہے ہوں اور وہ اس کے مٹانے پر قادر ہوں اور پھر بھی نہ مٹائیں ان کو اللہ تعالیٰ ان کے مرنے سے پہلے عذاب میں مبتلا کردے گا۔

معاشرہ کی حالت زار

اس وقت عام طور پر مسلم معاشرہ کی جو صورت حال ہے وہ کسی سے پوشیدہ نہیں ہے، سب سے اہم عبادت نماز سے غفلت عام ہے، نشہ بازی، جوا، سٹہ اور طرح طرح کی مخرب اخلاق اور تباہ کن عادتوں میں معاشرہ کا بڑا طبقہ مبتلا ہے، شادی کے موقعہ پر فضول خرچی، تلک، جہیز اور لایعنی رسوم کی پابندی کی وجہ سے کتنے گھرانے تباہ ہورہے ہیں، ملٹی میڈیا موبائل کے غلط استعمال سے نوجوان طبقہ بے حیائی اور فحاشی کا شکار ہورہا ہے۔

گھروں میں ایک دوسرے کے حقوق کی ادائیگی میں کوتاہی ہورہی ہے۔ یہ اور اس جیسی متعدد عملی اور اخلاقی خرابیوں میں معاشرہ تباہ ہورہا ہے۔

دوسری طرف ان جیسی خرابیوں کے ازالہ کے لئے، امر بالمعروف، نہی عن المنکر یعنی اصلاح معاشرہ کے لئے جیسی مسلسل اور منظّم جدوجہد کی ضرورت ہے اس میں بھی عام طور پر کوتاہی ہورہی ہے جس کے نتیجہ میں امت میں عام طور پر بے چینی، پریشانی پھیلی ہوئی نظر آتی ہے۔

ہماری ذمہ داریاں

ان حالات میں عام مسلمانوں اور خاص طور پر علماء کرام، ائمہ مساجد، متولیان مساجد، بستی اور برادری کے ذمہ دار افراد کی یہ ذمہ داری بنتی ہے کہ معاشرہ کی اصلاح کے لئے خود محنت کریں اور اس سلسلہ میں کی جانے والی کوششوں کے ساتھ عملی اور فکری تعاون پیش کریں۔

یہ بات بھی پیش نظر رہنی چاہئے کہ معاشرہ کی اصلاح اور رسم ورواج کو ختم کرنے کی محنت بہت قیمتی عمل ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ کام انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام سے لیا ہے۔ جب بھی دنیا میں بگاڑ پیدا ہوا اللہ تعالیٰ نے اپنے کسی برگزیدہ بندہ کو نبوت سے سرفراز فرما کر قوم کی اصلاح کے لئے مبعوث فرمایا۔

داعی کے اوصاف

اب جبکہ اللہ کے آخری پیغمبر خاتم النبیین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں آ چکے اور آپ نے تبلیغ دین کا کام امت کے حوالہ فرما کر انھیں یہ ہدایت دی کہ جن لوگوں تک دین کی تعلیمات پہونچیں وہ دوسروں تک پہونچائیں، تو اب ختم نبوت کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے یہ سعادت امت کے علماء، مشائخ، مصلحین، ائمہ اور فکر مند افراد کو عطا فرمائی ہے۔ اسلئے جو حضرات بھی اس سلسلہ میں اپنی صلاحیت، محنت اور وقت صرف کریں یہ ان کے لئے موجب سعادت ہے۔ خوش دلی اور بشاشت کے ساتھ اس کام میں لگنا چاہئے۔ اور یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ اس راہ میں مخالفت اور طعن و تشنیع کا بھی سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے سورہ ''والعصر'' میں اس بات کی بھی تاکید فرمائی ہے کہ اپنے ایمان و عقیدہ کی درستگی اور اعمال صالحہ کے اہتمام کے ساتھ ایک دوسرے کو حق بات کی تلقین کریں تو اس بات کی بھی تلقین کریں کہ حق کی اشاعت کی راہ میں آنے والی دشواریوں اور مشکلات پر صبر کریں، اور استقامت کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑیں۔ ساتھ ہی ساتھ اس بات کا بھی خیال رکھنا ہے کہ جس خیر کی دعوت دی جائے خود اس پر عمل کی کوشش کی جائے۔ اور جس منکر سے دوسروں کو روکا جائے خود بھی اس سے پرہیز کیا جائے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن میں ان لوگوں پر نکیر فرمائی ہے جو دوسروں کو نیکی کا حکم دیں اور خود اس پر عمل پیرا نہ ہوں۔

☆ ارشاد خداوندی ہے:

''اَتَأْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ'' (البقرہ: ۴۴)

کیا تم لوگوں کو نیکی کا حکم دیتے ہو اور خود اپنے کو بھلا دیتے ہو۔

حاصل یہ ہے کہ معاشرہ کا فساد اپنی انتہاء کو پہنچ چکا ہے جس کے نتیجہ میں امت بے چینی، پریشانی، ذلت و نکبت اور زبوں حالی میں مبتلا ہے اس لئے اس صورت حال کو بدلنے کے لئے ہر رخ سے محنت کرنا ضروری ہے، اور یہ محنت وقتی اور محدود نہیں ہونی چاہئے بلکہ پوری لگن و دلچسپی کے ساتھ جاری رہنی چاہئے۔

دارالعلوم دیوبند کا اقدام

اصلاح وتجدید دارالعلوم دیوبند اوراس کے فضلاء کی سرشت میں داخل ہے، مجدد الف ثانی، شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اورسید احمد شہید رحمہم اللہ تعالیٰ جس امانت کے حامل تھے وہ امانت علماء دیوبند کے خمیر کا حصہ ہے، فرنگی دور میں مسیحیت کے فتنے سے شروع ہوکر قادیانیت، شیعیت، شرک وبدعت، نیچیریت اور آریہ سماج وغیرہ جس دروازے سے بھی فساد وضلال نے دین کے چشمۂ صافی میں راہ پانے کی کوشش کی تو ارباب دارالعلوم سینہ سپر ہوکر کھڑے ہوئے ہیں اور ہر طبقۂ انسانی تک حق پہنچا کر دم لیا ہے۔ (تفصیل کے لیے دیکھئے: مختصر وجامع تاریخ دارالعلوم)

☆ خصوصاً جب شدھی اور سنگھٹن کا فتنہ شدت اختیار کیے ہوئے تھا اور ایک مقام پر شدھ ہونے والے چند لوگوں نے کہا:

''مولوی جی! ہم اس لیے شدھ نہیں ہوئے کہ ہم کو ویدک دھرم یا آرریت، اسلام سے اچھا معلوم ہوتا ہے بلکہ بات یہ ہے کہ آپ مسلمان بھائیوں نے ہماری خبر گیری نہیں کی.....الخ''۔ (اسباب ارتداد اور انسداد ارتداد پر ایک تبصرہ از شعبۂ تبلیغ جمعیۃ علماء ہند، ص:۱۴)

تو اس وقت کسی بھی دوسری اصلاحی تحریک سے آگے آگے علماء دیوبند طوفان کی طرح اٹھے اور ارتداد زدہ علاقوں کے علاوہ دیگر علاقوں میں بھی اصلاح وتبلیغ کی تحریک چلائی، مغربی یوپی کے بیشتر اضلاع کے دورے کیے، اصلاح وتبلیغ کے مراکز قائم کیے اور امت کو فتنۂ ارتداد سے بچالیا۔ (تفصیل کے لیے حوالہ بالا، ص:۳۹)

ان حالات میں ''دارالعلوم سے مبلغین کا ایک وفد روانہ کیا گیا، وفد کی رپورٹ سے معلوم ہوا کہ.....تحریک نہایت منظّم اور وسیع پیانے پر پھیلی ہوئی ہے.....اس پر دارالعلوم کے اساتذہ اور طلبہ کے پے درپے متعدد وفد روانہ کیے گئے آگرہ کو تبلیغی کاموں کا مرکز قرار دے کر علماء دیوبند کا دفتر کھولا گیا.....'' (تاریخ دارالعلوم دیوبند ۱/۲۶۴)

الغرض عقائد یا اعمال کے اندر جب بھی کوئی بگاڑ آیا اس وقت ارباب دارالعلوم نے اصلاح کا بیڑا اٹھایا ہے اس وقت بھی دارالعلوم دیوبند کے اکابر اور اساتذہ کرام نے جب معاشرے کی بگڑتی ہوئی صورت حال کو دیکھا اور محسوس کیا کہ کہیں دیر نہ ہو جائے اور لوگ

کہیں پھر ہم سے یہ نہ کہنے لگیں کہ ”آپ علماء کرام نے ہماری خبر گیری نہیں کی“ تو باہمی مشورہ سے اصلاح معاشرہ کے لئے ایک نظام بنایا۔ پہلے مرحلہ میں دارالعلوم کے اساتذہ کرام اور مبلغین پر مشتمل اصلاح معاشرہ کمیٹی کا قیام عمل میں آیا۔اوراس کا ایک دفتر قائم کیا گیا اور طے کیا گیا کہ دارالعلوم کے اساتذہ کرام اہل مساجد کی طلب پر طے شدہ نظام کے مطابق مساجد میں مصلیان کے سامنے اصلاحی بیانات فرمائیں گے۔جن میں ماحول اور حالات کے پیش نظر ضروری اصلاح طلب امور کو عنوان بنایا جائیگا۔ جہاں ضرورت ہوگی تعلیم قرآن اور تصحیح قرآن کے حلقے قائم کئے جائیں گے۔حسب طلب درس قرآن اور درس حدیث کا نظام بنایا جائے گا۔

کام کا آغاز

اس سلسلہ میں سب سے پہلے تین مرحلوں میں دیوبند اور قرب وجوار کی ۱۲۰ مساجد کے متولیان کو دعوت دی گئی،اور دارالعلوم دیوبند کے مہمان خانہ میں ان حضرات کے سامنے اصلاح معاشرہ کی ضرورت اور افادیت بیان کرتے ہوئے دارالعلوم میں قائم شدہ اصلاح معاشرہ کمیٹی کے پروگرام کے بارے میں ان کو باخبر کیا گیا۔اور حضرات متولیان سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ اپنی مساجد کے ذمہ داروں سے مشورہ کر کے اصلاحی بیان، تعلیم و تصحیح قرآن بیانِ مسائل اور درس قرآن وحدیث کے لئے اپنی اپنی مساجد میں دن اور وقت کی تعیین کر کے تحریری طور پر دفتر اصلاح معاشرہ کمیٹی (احاطہ مولسری) دارالعلوم دیوبند میں اطلاع دیدیں۔

صالح معاشرے کی تشکیل میں خواتین کے کردار کو فراموش نہیں کیا جاسکتا یہ کسی سے مخفی نہیں ہے کہ ماں کی گود بچے کا سب سے پہلا مکتب ہوا کرتی ہے جب کہ یہ بھی عیاں ہے کہ بے پردگی، بے دریغ اجنبی مردوں سے اختلاط،شادی بیاہ کی رسموں پر اصرار، غیر اسلامی لباس جیسی بے شمار برائیاں مسلم خواتین میں بہت خطرناک شکل اختیار کر چکی ہیں،ایسے میں ضرورت ہے کہ اسلامی اصولوں کا لحاظ رکھتے ہوئے ان میں بھی بیانات اور تعلیم کی شکلیں پیدا کی جائیں،اساتذہ دارالعلوم اس خدمت کے لیے ان شاءاللہ تیار رہیں گے۔

تمام شرکاء مجلس نے دارالعلوم کے اس اقدام کی تحسین کی اور اصلاح معاشرہ کی

ضرورت کا اظہار واعتراف کرتے ہوئے اپنے عملی تعاون کا یقین دلایا۔
الحمد للہ مساجد کی طرف سے اطلاعات موصول ہونی شروع ہوگئی ہیں، اور حسب طلب مساجد میں حضرات اساتذۂ کرام کے بیانات بھی ہورہے ہیں۔
ضرورت ہے کہ تمام حضرات مسئلہ کی اہمیت کو سمجھیں اور اصلاح معاشرہ کے سلسلہ میں اپنی اپنی ذمہ داریوں کوانجام دیں۔
اطراف دیوبند میں بھی یہ سلسلہ جاری ہے گاؤں میں بکثرت اساتذۂ دارالعلوم کی آمد ورفت ہورہی ہے ان کے اصلاحی بیانات سے مفید اثرات مرتب ہورہے ہیں، اصلاح معاشرہ کمیٹی ضروری موضوعات پر پمفلٹ اور کتابچے بھی مفت تقسیم کررہی ہے جوان شاء اللہ تعالیٰ ہر گھر میں دینی رہنمائی میں معاون ہوں گے، قرآن کریم کی آیات اوراحادیث شریفہ کو پڑھ کر یہ احساس ہوگا کہ شریعت ودین کا ہم سے کیا مطالبہ ہے؟ اگر گھروں میں ان کی تعلیم کا ماحول بنایا جائے گا تو مفید اثرات مرتب ہوں گے۔
نوٹ: احاطہ مولسری دارالعلوم دیوبند میں اصلاح معاشرہ کمیٹی کا دفتر روزانہ (جمعہ کے علاوہ) اس وقت صبح ۱۱ر بجے سے ۱ر بجے تک کھلا رہتا ہے، یہ وقت مدرسہ کے اوقات کے مطابق بدلتا بھی رہے گا، یہاں کمیٹی کے کنویز جناب مولانا محمد مزمل بدایونی صاحب استاذ دارالعلوم دیوبند اور دوسرے کارکنان موجود رہتے ہیں، اہل شہر واطراف دفتر میں تشریف لاکر ملاقات کریں اوراپنی مساجد کے لئے نظام طے کریں۔
کنویز صاحب کا رابطہ نمبر مندرجہ ذیل ہے۔

9897501087

